سوال

(28) بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث میں کیا دلیل ہے۔؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث میں کیا دلیل ہے۔ اوراس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ قربانی جائز ہو تو استدلال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے خوداجازت فرمائی ہے۔ یا عمل صحابہ کرام ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے۔ وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں۔

لا اجد فیہا اوحی الی محرما علی طاعم یطعہ الا ان یکون میتۃ اودما مسفوحا

ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے۔ بھینس ان میں نہیں اس کے علاوہ عرب بھینس کو بقرہ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں۔ (تشریح) حجاز میں بھینس کا وجود ہی نہ تھا۔ پس اس کی قربانی نہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہوتی ہے۔ نہ تعامل صحابہ سے ہاں اگر اس کو جنس بقر سے مانا جائے جیساکہ حنفیہ کا قیاس ہے۔ کماف البدایہ یا عموم بہیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے۔ تو حکم جواز قربانی کیلیۓ علت کافی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بھینس کو بہیمۃ الانعام میں شمار کرنا قیاس نہیں قرآنی نص بہیمۃ الانعام کا لفظ عام ہے۔ جس کے لئے کئی افراد ہیں گائے۔ بکرو غیرہ تو بھینس بھی بہیمۃ الانعام کا ایک فرد ہے۔ بہیمۃ الانعام کی قربانی منصوص ہے۔ تو بھینس کی قربانی بھی نص قرآنی سے ثابت ہوگئی باقی رہی یہ بات کہ سنت رسول ﷺ سنت صحابہ نہیں ہے۔ تو جواز کو مانع نہین ہے۔ دیکھئے ریل جہاز سائیکل وغیرہ کا رواج عہد نبوی ﷺ میں نہ تھا۔ نہ ان کی سواری سنت رسول ﷺ ہے نہ سنت صحابہ ہے۔تاہم یہ سب چیزیں عموم 1 کے تحت آجاتی ہیں۔ علماء اسلام ریل۔ موٹر سائیکل پر سوار ہوں گے یا اونٹ گھوڑے گدھے پر سوار ہوں گے۔ نیز نماز کی ازان عہد نبوی ﷺ میں بلند مکان پر پڑھی جاتی تھی۔ اور عہد سلف میں بینار پر پڑھی جاتی تھی۔ اوراس وقت لاؤڈ اسپیکر نہ تھا۔ لیکن اب مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر نصب ہیں۔ اور آذان مسجد کے اندر کہی جاتی ہے۔ پہلا مسنون طریقہ ہے اوردوسرا مروجہ کو جائز کا جائے گا۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے۔تاہم بھینس بھینسا کی قربانی بھی جائز اور مشروع ہے۔ اورناجائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں۔ فقط (اخبار الاعتصام لاہور جلد 26 ش 15)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 74

محدث فتویٰ